جلد ۵۲/۱۷ | ۱۴ امان ۱۳۴۲ ہش ، ۱۷ شوال ۱۳۸۲ھ ، ۱۴ مارچ ۱۹۶۳ء | نمبر ۶۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۳ مارچ بوقت ½ ۷ بجے صبح

کل شام کے وقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو بے چینی کی تکلیف زیادہ رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ نے نماز کے اندر ایک خاص لذّت اور سرور رکھا ہے

لوگ نمازوں میں اسی لئے غافل اور سست ہوتے ہیں کہ انہیں اس لذّت اور سرور سے اطلاع نہیں

"میں دیکھتا ہوں کہ لوگ نمازوں میں غافل اور سست اس لئے ہوتے ہیں کہ ان کو اُس لذت اور سرور سے اطلاع نہیں جو اللہ تعالیٰ نے نماز کے اندر رکھا ہے اور بڑی بھاری وجہ اس کی یہی ہے۔ پھر شہروں اور گاؤں میں تو اور بھی سستی اور غفلت ہوتی ہے۔ سو پچاسواں حصہ بھی تو پوری مستعدی اور سچی محبت سے اپنے مولائے حقیقی کے حضور سر نہیں جھکاتا۔ پھر سوال یہی پیدا ہوتا ہے کہ کیوں؟ ان کو اس لذت کی اطلاع نہیں اور نہ کبھی انہوں نے اس مزہ کو چکھا اور مذاہب میں ایسے احکام نہیں ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہم اپنے کاموں میں مبتلا ہوتے ہیں اور مؤذن اذان دے دیتا ہے۔ پھر وہ سننا بھی نہیں چاہتے۔ گویا ان کے دل دکھتے ہیں۔ یہ لوگ بہت ہی قابل رحم ہیں۔ ...... پس میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ سے نہایت سوز اور ایک جوش کے ساتھ یہ دعا مانگنی چاہیئے کہ جس طرح پھلوں اور اشیاء کی طرح طرح کی لذتیں عطا کی ہیں نماز اور عبادت کا بھی ایک بار مزہ چکھا دے۔"

(الحکم ۱۲ اپریل ۱۸۹۸ء)

بزم فارسی تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام ایک اہم لیکچر

مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۶۳ء بروز ہفتہ بوقت ۱۲ بجے دوپہر مجلس فارسی تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام کالج ہال میں جناب فیروز الدین صاحب رازی پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور "جدید فارسی" کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں گے احباب سے شمولیت کی درخواست ہے۔

(سیکرٹری بزم فارسی)

محترم جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب کے لئے دعا کی تحریک

ربوہ ۱۳ مارچ۔ محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب تا حال بہت بیمار ہیں۔ اور کمزوری زیادہ ہے۔ احباب جماعت آپ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ میں سرگودہا چنیوٹ روڈ پر دو بسوں میں تصادم

پندرہ مسافروں کو چوٹیں آئیں۔ کوئی جانی نقصان نہیں ہوا

ربوہ ۱۳ مارچ۔ کل شام ۵ بجے کے قریب سرگودہا چنیوٹ روڈ پر پولیس چوک ربوہ کے بالمقابل دو مخالف سمتوں سے آنے والی بسیں آپس میں ٹکرا گئیں۔ اس تصادم کے نتیجہ میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا البتہ ۱۵ مسافروں کو چوٹیں آئیں۔

حادثہ کی اطلاع ملتے ہی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے اراکین اور دیگر مقامی احباب چند منٹ کے اندر اندر جائے حادثہ پر پہنچ گئے۔ زخمیوں کو پولیس کی زیر نگرانی فوراً فضل عمر ہسپتال پہنچایا گیا۔ جہاں ہسپتال کے عملے نے بڑی مستعدی اور ہمدردی سے ابتدائی طبی امداد بہم پہنچائی۔ نیز مسافروں کے آرام کے واسطے چارپائیاں مہیا کرنے کے علاوہ لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے فوری طور پر ان کی خدمت میں چائے اور کھانا پیش کیا گیا جب تک نئی بسوں کا انتظام نہ ہو گیا خدام جائے حادثہ پر موجود رہ کر مسافروں کو ہر ممکن سہولت اور آرام پہنچانے میں مصروف رہے۔ معلوم ہوا ہے سات مسافروں کو جنہیں معمولی چوٹیں آئی تھیں مرہم پٹی کے بعد فارغ کر دیا گیا۔ باقی مریضوں میں سے کچھ مریضوں کو پولیس نے رات کو ہی چنیوٹ ہسپتال میں پہنچا دیا اور باقی مریضوں کو بھی آج چنیوٹ منتقل کر دیا جائے گا۔

تحریک وصیّت

وصیّت کا معیار بلند ہونا چاہیئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

"میرا عقیدہ یہ ہے کہ یہ بھی جائز ہے۔ جب احمدیت ترقی کرے گی اور ہماری جماعت کے لوگوں کی آمدنیاں زیادہ ہوں گی ...... تو اُس وقت ⅒ حصہ کی وصیت کافی نہ ہوگی۔ اس وقت سلسلہ کی باگ جس کے ہاتھ میں ہوگی وہ اگر وصیت کے لئے ⅓ ضروری قرار دے دے تو یہ جائز ہوگا مگر ابھی وہ زمانہ ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کے وقت میں تھا۔ اس لئے ابھی یہ حکم نہیں دیا جا سکتا۔ گو دل یہی چاہتا ہے کہ زیادہ روپیہ آئے اور ⅓ حصہ کی وصیت کی جائے۔ مگر ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ جب آمدنی زیادہ ہوگی۔ مال و اموال کی کثرت ہوگی اور ⅓ حصہ داخل کرنا کوئی بات ہی نہ ہوگی۔" (خطبہ جمعہ ۱۴ مئی ۱۹۲۶ء)

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ مارچ ۶۳ء

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت

(۲)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس زمانہ میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے کھڑے ہوئے ہیں اور اس کا مطلب بموجب آیہ کریمہ

هوالذی ارسل رسولهٗ
بالهدٰی ودین الحق
لیظهرهٗ علی الدین کلّهٖ

یہ ہے کہ آپ اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے کے لئے مامور ہیں۔ اور یہ کام وہ اسلام کی ذاتی خوبیاں اجاگر کر کے تمام ادیان کے مقابلہ میں اسلام کی فوقیت منوانے کے مدعی ہیں چنانچہ جب آپ مبعوث ہوئے تو ہندوستان جو ایک برصغیر کی حیثیت رکھتا ہے مختلف مذاہب وادیان کی آماجگاہ بنا ہؤا تھا۔ دنیا کا کوئی دین شاید ایسا نہیں جس کی نمائندگی اس برصغیر میں نہ ہو رہی ہو۔ الحاد اور دہریت سے لیکر بت پرستی تک ادیان کا تمام سلسلہ یہاں موجود ہے۔ اسلئے یہ برصغیر ہی ایک ایسا خطہ تھا جہاں ایسا انسان مبعوث ہونا چاہئے تھا جو اسلام کی داخلی اور خارجی خوبیوں کو تمام سلسلہ ہائے ادیان کے مقابلہ میں پیش کر سکتا۔

برصغیر ہند میں جہاں مختلف ادیان کی نمائندگی ہو رہی تھی اللہ تعالےٰ نے ایک ایسی حکومت قائم کی جس میں تمام ادیان سے اسلام کی ذاتی خوبیوں کے لحاظ سے اس کا مقابلہ کھل کر ہو سکتا۔ چنانچہ ملکہ برطانیہ وکٹوریہ نے اپنے مشیروں کے مشورہ سے وہ اعلان شائع کیا جس سے اس برصغیر کے ہر مذہب وملت کو پوری پوری آزادیٔ ضمیر حاصل ہو گئی۔ یہ درست ہے کہ انگریز اس ملک میں بڑی خونریزی کے بعد مسلط ہؤا تھا۔ ہزاروں بے رحمیوں اور مظالم کا الزام صحیح طور پر اسکے طریق حصول غلبہ پر لگایا جا سکتا ہے۔ یہ بھی مسلم ہے کہ انگریز ایک عیسائی قوم ہے جس کو اسلام اور اسلام کی وجہ سے مسلمانوں کے ساتھ سخت دشمنی ہے یہ بھی درست ہے کہ انگریز کی شروع ہی سے یہ پالیسی رہی ہے کہ وہ مسلمانوں کو خاص طور پر نقصان پہنچائے۔ اور یہ بھی صحیح ہے کہ انگریز نے مسلمانوں کو ہی برصغیر کی حکومت سے محروم کیا تھا اور اس میں بھی کوئی شبہ نہیں ہے کہ اس تسلط کے حصول کے دوران میں انگریز نے مسلمانوں پر سخت مظالم توڑے تھے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ انگریز نے اپنی بعض مصالح کی وجہ سے اس برصغیر سے مسلمانوں کا نام ونشان مٹا دینا چاہا تھا نہیں۔ اس سے بھی زیادہ یہ حقیقت ہے کہ آج بھی انگریز اسلام اور مسلمان کا دشمن ہے۔

ان ساری باتوں کو تسلیم کرنے کے بعد ہمیں اسلام کے اس حکم کے سامنے بھی سر جھکانا پڑتا ہے کہ

یا یها الذین امنوا
قوامین لله شهداء
بالقسط ولا یجرمنکم
شنان قوم علیٰٓ الّا
تعدلوا اعدلوا هو
اقرب للتقوٰی واتقوا الله
ان الله خبیرٌ بما تعملون

اے لوگو جو ایمان لائے ہو ہو جاؤ بہت قائم کرنے والے اللہ کے لئے گواہی دیتے ہوئے انصاف کو اور نہ آمادہ کرے تم کو دشمنی کسی قوم کو اس پر کہ نہ عدل کرو تم (بلکہ) عدل کرو، یہ (عدل کرنا) قریب تر ہے۔ تقویٰ کے اور ڈرو اللہ سے یقیناً اللہ خوب خبر رکھنے والا ہے اسکی جو تم کرتے ہو۔

بیشک مسلمانوں کے خلاف انگریز کے دل میں سخت کینہ ہے اور وہ کوئی دقیقہ اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لئے نہیں چھوڑتا مگر اس حقیقت کو بھی سب نے تسلیم کیا ہے کہ انگریز نے اس برصغیر میں امن قائم کیا اور انگریز کی سلطنت میں آزادیٔ ضمیر کا جو معیار رہا ہے وہ سوا چند مسلمان حکمرانوں کے کوئی حکومت آج تک قائم نہیں کر سکی یہاں تک کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ انگریز نے اس بارے میں اسلام کے اس حکم کی بڑی حد تک پیروی کی ہے کہ

لا اکراه فی الدین

دین میں کوئی جبر نہیں۔ ہمارا یقین ہے کہ انگریز نے یہ سبق اسلام ہی سے سیکھا ہے اور اسکو اپنی قوم کی طبیعت کا ایک جزو بنا لیا ہے۔ اسی کو خواہ آپ ڈپلومیسی کہیں یا مکاری خواہ کچھ بھی کہیں آپ یا کوئی اس کی صحت سے انکار نہیں کر سکتا چنانچہ ابھی حال ہی میں مودودی صاحب نے بہترین جمہوریت کی جو مثال دی ہے وہ برطانیہ کی اور امریکہ کی دی ہے جس کو معاشرہ کے لحاظ سے برطانیہ ہی کا ایک حصہ سمجھنا چاہیئے اور نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ خود مودودی صاحب نے اپنی اس تقریر میں اسلامی ملکوں کی خونریزی کے رجحانات کو بھی تسلیم کیا ہے۔

ہم نے اپنے ایک گزشتہ اداریہ میں حضرت سید احمد بریلوی کا حوالہ جو انگریز سے منع جہاد کے متعلق تھا حیات طیبہ مصنفہ مرزا حیرت دہلوی سے نقل کیا ہے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب ابھی ملکہ وکٹوریہ کا اعلان آزادیٔ ضمیر شائع نہیں ہوا تھا اس سے بہت پہلے آپ نے انگریز کے متعلق یہ فیصلہ دیا تھا کہ انگریزی حکومت میں ہمیں امن حاصل ہے اور وہ ہمارے دین میں دخل اندازی نہیں کرتا اس لئے اس کے خلاف نہ صرف یہ کہ جہاد کرنا درست نہیں بلکہ اس کی مدد کریں گے۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ سید صاحب کو انگریز کا ہندوستان پر تسلط گوارا تھا نہیں۔ اگر اللہ تعالےٰ کی مدد ان کے شاملِ حال ہوتی تو وہ انگریز کا تانا بانا نہس نہس کر کے رکھ دیتے۔ انہیں ہرگز مسلمانوں کی انگریز کی ماتحتی گوارا نہیں تھی اور وہ دل سے چاہتے تھے کہ اسلام انگریز کے جوے سے آزاد ہو۔ تاہم آپ خدا تعالیٰ کی شریعت کے سامنے دم نہیں مار سکتے تھے۔ شریعتِ اسلامیہ آپ کو مجبور کرتی تھی۔ آپ فساد فی الارض کا ارتکاب نہیں کر سکتے تھے۔ اور ایک امن پرور حکومت کے خلاف نہ صرف بغاوت کرنا نہیں چاہتے تھے بلکہ امن کے استحکام میں اس کی مدد کے خواہاں تھے۔

یہ اس وقت تھا کہ ابھی انگریز پورے استحکام کے ساتھ برصغیر ہند کے طول وعرض پر مسلط نہیں ہؤا تھا۔ آپ کی نگاہ نگر نے پہلے ہی اندازہ کر لیا تھا کہ اس خطہ کی طوائف الملوکی کی خطرناکیاں انگریز کے قیام امن سے ہی ختم ہو سکتی ہیں بلکہ آپ نے سمجھ لیا تھا کہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ قیام امن چاہتی ہے تاکہ جنگ وجدل کے غبار سے دنیا کی فضا پاک ہو جائے اور اسلام کا آفتاب عالمتاب اپنی پوری روشنی کیساتھ نصف النہار پر جلوہ گر ہو۔

آپ کا یہ فیصلہ کوئی مسلمان کے لئے انگریز کی غلامی کا جواز نہیں تھا۔ یہ اسی طرح تھا جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے گھر میں پرورش پانا مقدر کیا گیا تھا۔ یہ اسی طرح تھا جس طرح سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صلح حدیبیہ کی ایسی شرائط منظور کر لی تھیں کہ جو بظاہر نگاہ مسلمانوں کے لئے نہایت خطرناک تھیں۔ جن سے ابوجندل جیسے مظلوم نو مسلم کو کفار کے رحم پر واپس جانے کا حکم ہؤا تھا۔

کیا تاریخ بنی نوع انسان نے اس سے بڑا معجزہ کبھی دیکھا ہے کہ صلح حدیبیہ جو بظاہر مسلمانوں کی شکست معلوم ہوتی ہے اللہ تعالےٰ اس کو فتح عظیم کا نام دیتا ہے اور آخر میں یہی شکست واقعی اسلام کی فتح عظیم ثابت ہوتی ہے۔

اسی طرح بے شک انگریز کا برصغیر ہند پر مسلط ہونا بظاہر مسلمانوں کی حکومت کے لئے سخت شکست تھی مگر حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ کی خدا داد بینائی نے یہ دیکھ لیا تھا کہ یہ اسلام کی فتح ہے جو قیام امن انگریز یہاں کرنے والا تھا اس سے اسلام کی ذاتی خوبیاں منصۂ شہود پر آئیں گی۔ اس عہد میں تمام دنیا کو یہ دیکھنے کا موقع ملے گا کہ اسلام اپنے قیام کے لئے تلوار کا مرہون نہیں اسلام اپنی ذات میں ایسے بنیادی اور طبعی اوصاف رکھتا ہے کہ جو نہ صرف عام عقل وخرد کے معیار پر پورے اترتے ہیں بلکہ فلسفہ جدید اور سائنس کی بے پناہ ترقیوں کے مقابلہ میں اپنی حقانیت ثابت کر سکتے ہیں۔ اس وقت جبکہ دجال اپنی تمام قوتیں لے کر میدان میں نکلے گا۔ جب تمام ادیان اپنا اپنا اندوختہ روشنی میں رکھیں گے۔ اللہ تعالےٰ ایک کمزور غیر معروف انسان کو مبعوث کر کے اسلام کا پھر ایک بار یہ معجزہ دکھائے گا کہ

جاء الحق وزهق الباطل
ان الباطل کان زهوقا

وہ بظاہر کمزور سا انسان تمام دنیا کے ادیان کے ماننے والوں کو یہ چیلنج دے گا کہ قرآن کریم کے مقابلہ میں صداقت کے دلائل کا صرف پانچواں حصہ ہی اپنی اپنی کتابوں سے پیش کرو تو انعام لو۔ مگر کوئی مقابلہ میں نہیں نکلے گا۔

چندہ وقفِ جدید۔ درخواستِ دعا

مکرم بابو انشاء اللہ خاں صاحب نے سال رواں کا وعدہ مبلغ ایک صد روپیہ کا ارسال فرمایا ہے۔ ساتھ ہی لکھا ہے کہ اگر میں اکونٹنسی کے امتحان میں کامیاب ہو گیا تو ایک ہزار روپیہ چندہ ادا کروں گا احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامیاب فرمائے اور ان کو اپنے نیک ارادے پر اجرِ عظیم عطا کرے۔ آمین۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

ہالینڈ میں ماہِ صیام اور عید الفطر کی مبارک تقریب

مختلف ممالک مختلف رنگوں اور نسلوں کے مسلمانوں کا ایمان افروز اجتماع

— از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب امام مسجد احمدیہ ہالینڈ —

خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس دفعہ پھر اچھے رنگ میں رمضان المبارک کے ایام گزارنے کی توفیق عطا فرمائی اور پھر اس کے بعد کامیاب طور پر عید کی پُر رونق تقریب سے نوازا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ہالینڈ میں جب سے مسجد بنی ہے۔ سوائے پہلے سال کے جبکہ خاکسار نے تراویح میں قرآن مجید ختم کیا۔ ہمارا یہ معمول رہا ہے کہ رمضان المبارک کے ایام میں روزانہ درس القرآن کا التزام رہے گو درس میں شامل ہونے والوں کی تعداد زیادہ نہیں ہوتی۔ کیونکہ سردی میں روزانہ رات کے وقت لوگوں کے لئے آنا آسان نہیں ہوتا۔ اور پھر خصوصاً اس صورت میں جبکہ صبح ہی صبح اٹھ کر کام پر بھی جانا ہو۔ تاہم بعض احباب نے بڑی ہمت سے کام لیا۔ اور باقاعدہ درس میں شامل ہوتے رہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے آمین

شام آٹھ بجے عشاء کی نماز کے بعد روزانہ ایک پارہ درس کا اہتمام تھا جس میں قرآن کے مشکل اور اہم مقامات کی وضاحت کی جاتی رہی۔ اور استفسارات کے جواب دیئے جاتے رہے۔ اور اس طرح یہ مجلس بہت پُر لطف طور پر جاری رہی۔ آخری روز قرآن کے ختم ہونے پر اجتماعی دعا کی گئی۔

عید الفطر کی تقریب بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اس دفعہ بہت کامیابی کے ساتھ وقوع پذیر ہوئی۔ عید کے روز نماز پڑھنے والوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ پہلے کبھی نظر نہ آیا تھا جس کے لئے ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں۔ عید کی تیاری چھ ماہ پہلے ہی شروع ہو جاتی ہے۔ کیونکہ عید کے لئے دعوتی کارڈ وغیرہ کافی وقت پہلے تیار کر کے روانہ کرنے پڑتے ہیں۔ چنانچہ اس موقعہ پر ۳ صفحات کا دعوتی کارڈ تیار کیا گیا جس کے پہلے صفحہ پر "عید مبارک" کے الفاظ مزین تھے۔ یہ دعوت ہم نے ۹۰۰ کی تعداد میں بذریعہ ڈاک لوگوں کو بھجوائی۔ پریس نیوز ایجنسیوں کے علاوہ ہم نے ملک بھر کے چیدہ چیدہ مقصد روزناموں کو بھی عید پر آنے کی دعوت دی۔ رمضان المبارک اور عید کے ضمن میں سرکلر الگ الگ اغراض کے لئے شائع کئے۔

عید کی رات کو دعوت طعام کا خاص بندوبست کیا گیا جس کیلئے مقصد معززین اور احباب جماعت کو مدعو کیا۔ عید کی نماز کے بعد دوپہر کے وقت معمولی ریسپشن کا اہتمام تھا۔ اس دفعہ عید کے موقعہ پر خدا تعالیٰ کے فضل سے خاص طور پر رونق تھی۔ مسجد کا حصہ تو پُر تھا ہی اور اس قدر پُر تھا کہ بمشکل بیٹھنے ہی کی جگہ تھی سجدہ کرنے کی گنجائش نہ تھی۔ پھر مسجد کے علاوہ انٹرنس ہال اور میٹنگ ہال میں بھی صفیں بنانی پڑیں۔ کچھ زائرین بھی تھے جن کے لئے کھڑے ہونے تک کو بھی جگہ نہ رہی۔ اپنے ڈچ احباب کے علاوہ قریباً تمام ہی اسلامی ممالک کے احباب دیکھنے میں آئے۔ افریقن ممالک کے طلبہ بھی تھے اور مڈل ایسٹ کے بھی۔ مشرق بعید سے بھی تھے اور مغرب بعید (سرینام وغیرہ) سے بھی ایک خاصی تعداد تھی۔ ترکی سے آئے ہوئے لوگ یہاں آجکل کافی ہیں۔ چنانچہ ایک بڑی تعداد اس موقعہ پر ترکوں کی بھی تھی۔ یہ سب ہی اس تقریب سے بہت لطف اندوز ہوئے۔

نماز عید کے بعد خاکسار نے مختصر خطبہ ڈچ زبان میں دیا۔ جس کا خلاصہ خاکسار نے بعد میں انگریزی میں بیان کر دیا تا جن لوگوں کو ڈچ کی سمجھ نہیں آتی۔ وہ انگریزی میں اس کا مفہوم سمجھ لیں۔ خطبہ کا مضمون اسلامی اخوت اور اتحاد عالم تھا۔ خاکسار نے بیان کیا کہ اسلامی تعلیم کا مطمح نظر یہی ہے کہ تمام دنیا متحد نظر آئے۔ اسی لئے اسلام تمام انبیاء کو سچا قرار دیتا ہے۔ اور انہیں ماننے کی ترغیب دیتا ہے۔ اسلام دراصل یہی ہے کہ ہم ان تمام انبیاء کو جو خدا تعالیٰ کے نام پر آئے اصولی طور پر ان کی صداقت کا اقرار کریں۔ اور خدا تعالیٰ کے پیغام کے سامنے سر تسلیم خم کریں۔ خدا تعالیٰ کے اس دین کی تکمیل ہمارے پیارے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہوئی جن کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے اپنی پاک کتاب قرآن مجید کا نزول فرمایا۔ اور تمام انبیاء کو ایک لڑی میں موتیوں کی طرح منسلک کر دیا۔ اور اس طرح تمام دنیا کو متحد کرنے کا عظیم الشان کام سرانجام دیا۔ یہی وہ بلند مقصد اور یہی وہ اہم مشن ہے جس کو جماعت احمدیہ لے کر اٹھی ہے۔ اور تمام ملکوں میں پھیل گئی ہے۔ تا اسلام کا یہ اہم مقصد اپنی پوری شان کے ساتھ پورا ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کی اپنے فضل سے نصرت فرمائے آمین۔

خطبہ کے بعد خاکسار نے روٹرڈم کے ایک ڈچ نوجوان کو احباب کے سامنے پیش کیا جنہوں نے عید کی صبح ہی کو اسلام قبول کیا تھا۔ اس مبارک دن کی مناسبت سے اس کا نام مبارک احمد رکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے آمین۔ خطبہ اور دعا کے بعد احباب کا ایک دوسرے کو عید ملنے کا جو نظارہ تھا وہ قابل دید تھا۔ دنیا کے چاروں اطراف کالے اور گورے مشرق اور مغرب ایک دوسرے سے گلے مل رہے تھے۔ یہ نظارہ زائرین کے لئے خاص طور پر ایک عجیب کیفیت کا حامل تھا۔ ملنے ملانے کی گہما گہمی کے بعد ریسپشن کا حصہ شروع ہو گیا چنانچہ احباب کی خدمت میں کافی وغیرہ پیش کی گئی۔ اور یہ سلسلہ ایک بجے تک جاری رہا۔ اسی دوران میں خاکسار کو بہت سا وقت پریس رپورٹروں کو دینا پڑا۔ جو کافی تعداد میں اس وقت موجود تھے۔ ہالینڈ ریڈیو کا نمائندہ بھی آیا ہوا تھا جس نے کچھ پروگرام ریکارڈ کیا۔ چند ایک سوالات اس نے مجھ سے کئے۔ جن کے جوابات ریکارڈ کئے گئے۔ یہ پروگرام عید کے دوسرے روز براڈکاسٹ کیا گیا۔ عید کی خبر اسی روز شام کے اخبارات میں شائع ہوئی۔ اور اس کے بعد بعض پراونشل اخبارات نے بھی اس خبر کو اپنے کالموں میں جگہ دی۔

ہمارے احباب اس عید کے لئے دُور دُور سے آئے ہوئے تھے۔ جو دن بھر یہاں رہے اور رات کھانے کی دعوت میں شریک ہوئے۔ اور پھر دیر تک پروگرام سے لطف اندوز ہوتے رہے عید کی تقریب کے لئے کھانے وغیرہ تیار کرنے کا کام اور انتظام کافی محنت طلب تھا اور خاکسار کی اہلیہ کو فکر تھا کہ مقصد افراد کا کھانا کیسے وقت پر تیار ہوگا۔ مگر جماعت کی مستورات نے اس موقعہ پر اپنے اخلاص کا پورے طور پر ثبوت دیا۔ اور دن رات ایک کر کے کھانے کی تیاری وغیرہ میں مدد دی۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی بہت جزا عطا فرمائے۔ آمین

عید کے روز صبح کے وقت روٹرڈم کے ایک نوجوان نے اسلام قبول کیا۔ اور دن کے آخر پر تفریحی پروگرام کے بعد ایک نوجوان خاتون بیعت کر کے حلقہ بگوش اسلام ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے اور اپنے افضال سے نوازے۔ آمین

آخر پر احباب کرام سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مخلصین کی ایسی جماعت عطا کرے جو اسلام کا صحیح درد اپنے اندر رکھنے والے ہوں اور بے لوث قربانی کا جذبہ اپنے اندر رکھتے ہوں کہ اس کے بغیر الٰہی جماعتوں کا ترقی کرنا ممکن نہیں۔

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۱۰ مارچ کو بعد دوپہر مکرم کیپٹن شیخ نواب الدین صاحب نے اپنے فرزند شیخ عبدالرشید صاحب غالب انوسٹی گیشن آفیسر ایگریکلچر ڈیولپمنٹ بنک خانیوال کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں متعدد افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام علمائے سلسلہ و دیگر احباب نے کثرت سے شمولیت فرمائی۔ دعوت کے اختتام پر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے اجتماعی دعا کرائی۔

شیخ عبدالرشید صاحب غالب کا نکاح مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۶۱ء کو محترم مولانا شمس صاحب نے محترمہ فرخندہ اختر صاحبہ بنت مکرم شیخ چراغ الدین صاحب مرحوم آف کراچی کے ساتھ پڑھا تھا۔ برات ۳ مارچ ۶۳ء کو ربوہ سے کراچی روانہ ہوئی اور ۷ مارچ کی شام کو واپس ربوہ آ گئی۔ تقریب رخصتانہ میں متعدد احمدی احباب کے علاوہ بہت سے سول اور فوجی اعلےٰ حکام بھی شامل ہوئے۔ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کراچی کے نائب امیر مکرم چوہدری احمد مختار صاحب نے اجتماعی دعا فرمائی۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو ہر لحاظ سے خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب بنائے۔ آمین۔

نوٹ:۔ مکرم کیپٹن شیخ نواب دین صاحب نے اس خوشی کے موقعہ پر کسی مستحق کے نام ایک سال کے لئے الفضل کا خطبہ نمبر جاری کرایا ہے جزاکم اللہ احسن الجزاء

انما یخشی اللہ من عبادہ العلمٰؤا

تقریر "حقیقت نبوت" پر مصری صاحب کا تبصرہ اور ہمارا جواب

جناب مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری

(۱۳)

پیش کردہ عبارت کا سیاق

ہمارے ایک احمدی بھائی نے مصری صاحب کے سامنے ضمیمہ براہین احمدیہ صفحہ ۱۳۸ سے تعریف نبوت کے متعلق جو حوالہ پیش کر کے یہ دکھایا ہے کہ اس میں نبی کے لئے شریعت کا لانا اور مستقل ہونا ضروری قرار نہیں دیا گیا بلکہ مستقل ہونے کی شرط منسوخ کر دی گئی ہے اس کے بالمقابل جناب مصری صاحب پہلی دو باتیں بیان کرنے کے بعد جن کی خدا تعالیٰ کے فضل سے مَیں تردید کر چکا ہوں۔ سیاق عبارت اور منشائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف اپنا مزعوم مفہوم پیش کرنے کے لئے لکھتے ہیں:-

"علماء و احباب ربوہ کو جو غلطی لگی ہے وہ مطلق لفظ نبی سے لگی ہے کیونکہ حضور نے لکھا کہ "نبی کے معنی صرف یہ ہیں" خالی لفظ نبی دیکھ کر انہوں نے سمجھ لیا کہ اس جگہ مقیّد لفظ نبی کی حقیقت بیان نہیں ہو رہی بلکہ مطلق لفظ نبی کی تعریف بیان ہو رہی ہے۔"

الجواب

جناب مصری صاحب کے اس بیان سے ظاہر ہے کہ ان کے نزدیک ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۳۸ کی محولہ عبارت میں لفظ نبی سے مراد مطلق نبی نہیں بلکہ مقیّد نبی مراد ہے۔

اب صاف ظاہر ہے کہ اگر اس عبارت کے سیاق سے یہ ثابت ہو جائے کہ نبی کا لفظ اس جگہ واقعی مطلق ہے مقیّد نہیں تو مصری صاحب کا استدلال سراسر باطل ہو جائے گا۔ مصری صاحب کا استدلال دراصل یہ ہے کہ اس جگہ لفظ نبی مقیّد ہے یعنی لفظ نبی سے مراد وہ مسیح نبی اللہ ہے جو احادیث نبویہ میں موعود ہے گویا حضرت مسیح موعودؑ کے الفاظ "نبی کے معنی صرف یہ ہیں" میں موعود نبی مراد ہے نہ کہ مطلق نبی۔ موعود نبی مقیّد نبی ہے حالانکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ اس جگہ صرف کا لفظ نبی کی تعریف کے علی الاطلاق ہونے پر ہی دال ہے اس مفہوم میں کہ نبی کے صرف یہی معنے ہوتے ہیں نہ کچھ اور۔

اگر جناب مصری صاحب سیاق کلام میں ادنیٰ تامل سے بھی کام لیتے تو اس غلطی میں مبتلا نہ ہوتے کہ "نبی کے معنی صرف یہ ہیں" کے الفاظ میں لفظ نبی مقیّد استعمال ہوا ہے۔ سائل کا سوال یہ ہے:-

"بعض کہتے ہیں کہ اگرچہ یہ صحیح ہے کہ صحیح بخاری و مسلم میں لکھا ہے کہ آنے والا عیسیٰ اس امت میں سے ہوگا لیکن صحیح مسلم میں صریح لفظوں میں اس کا نام نبی اللہ رکھا ہے پھر کیوں کر ہم مان لیں کہ وہ اس امت میں سے ہوگا۔"

اس سوال سے ظاہر ہے کہ سائل نبی کی اصطلاحی تعریف میں یہ شرط سمجھتا ہے کہ وہ کسی دوسرے نبی کا امتی نہیں ہوتا (جیسا کہ جناب مصری صاحب اب بھی شرط سمجھتے ہیں) اس لئے سائل حیران ہے اور دریافت کرتا ہے کہ ہم کس طرح مان لیں کہ نبی اللہ امتی بھی ہو سکتا ہے یعنی اصطلاحی نبی اللہ امتی کیسے ہو سکتا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے جواب میں اس کی غلطی نکالتے ہیں کہ تم جو اصطلاحی نبی اللہ کے لئے امتی نہ ہونا ضروری سمجھتے ہو تمہاری یہ بات درست نہیں۔ نبی امتی بھی ہو سکتا ہے۔ "نبی کے معنی صرف یہ ہیں" اس سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سائل کی مطلق نبی کی اصطلاحی تعریف میں جو غلطی ہے اس کا ازالہ کرنا چاہتے ہیں اور اسے بتاتے ہیں کہ نبی کے معنی ان معنوں کے سوا کوئی معنی نہیں ہیں جو مَیں آگے بیان کر رہا ہوں۔

پس سوال کے اس قرینہ سے ظاہر ہے کہ آگے جواب میں جو آپ نے یہ الفاظ لکھے ہیں

"نبی کے صرف یہ معنی ہیں"

اس جگہ سیاق عبارت کے رو سے اسے مطلق نبی کی اصطلاحی تعریف سمجھانا ہی مقصود ہے تا اس کی سمجھ میں آ جائے کہ کس طرح مسیح موعود حدیثوں کی رو سے اصطلاحی نبی اللہ بھی ہے اور امتی بھی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس سائل کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:-

"اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تمام بدقسمتی دھوکا سے پیدا ہوئی ہے کہ نبی کے حقیقی معنی پر غور نہیں کی گئی۔ (یعنی نبی کی حقیقی اصطلاحی تعریف کو سوال میں نظر انداز کیا گیا ہے۔ ناقل) نبی کے معنی صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانیوالا ہو اور شرف مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحبِ شریعت رسول کا متبع نہ ہو۔ پس ایک امتی کو ایسا نبی قرار دینے سے کوئی محذور لازم نہیں آتا بالخصوص اس حالت میں کہ وہ امتی اپنے اس نبی متبوع سے فیض پانیوالا ہو۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۳۸)

جناب مصری صاحب کے نزدیک اس جگہ "نبی کے معنی صرف یہ ہیں" سے مراد یہ ہے کہ مسیح موعودؑ کے لئے نبی کا لفظ بمعنی محدث استعمال ہوا ہے اسی لئے جناب مصری صاحب نے توضیح مرام کی ایک عبارت سے اس تعریف کا تطابق یوں دکھانے کی کوشش کی ہے کہ توضیح مرام میں لکھا ہے:-

"ماسوا اس کے اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ عاجز خدا تعالےٰ کی طرف سے اس امت کے لئے محدث ہو کر آیا ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے گو اس کے لئے نبوت تامہ نہیں تاہم جزئی طور پر وہ ایک نبی ہی ہے۔"

دیکھئے جناب مصری صاحب نے کیسا جوڑ ملایا ہے مگر اصل حقیقت یہ ہے کہ توضیح مرام کی عبارت تبدیلی عقیدہ سے پہلے کی ہے جبکہ حضرت اقدس اپنی نبوت کو محدثیت تک محدود قرار دیتے تھے اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر اپنی ایسی جزئی فضیلت کے قائل تھے جو غیر نبی کو نبی پر بھی ہو سکتی ہے اور براہین احمدیہ کی عبارت اس زمانہ کی ہے جبکہ آپ اپنے اس عقیدہ میں تبدیلی کر چکے تھے اور یہ لکھ چکے تھے کہ:-

"اگر کہو محدث تو تحدیث کے معنی کسی لغت کی کتاب میں اظہار امر غیب نہیں۔" (اشتہار ایک غلطی کا ازالہ)

اور اس تبدیلی کے بعد آپ نے کبھی اپنے تئیں محض محدث یا جزئی نبی قرار نہیں دیا اور نہ ہی اپنا دعویٰ محدثیت تک محدود ہونا لکھا ہے۔

خیر یہ بحث تو مَیں نے اس لئے لکھی ہے کہ ہمارے مقابلہ میں اب مصری صاحب کو توضیح مرام کا یہ حوالہ پیش کرنے کا حق نہ تھا کیونکہ ہم تبدیلی عقیدہ کے قائل ہیں جب تک وہ ہمارے اس دعویٰ کا دلائل سے ابطال نہ کر لیں انہیں تبدیلی عقیدہ سے بعد کی عبارتوں کا تبدیلی عقیدہ سے پہلے کی عبارتوں سے جوڑ کر ہمارے مذہب کے خلاف استدلال ہمارے سامنے پیش کرنے کا کوئی حق نہیں کیونکہ ہمارے نزدیک درمیان میں تبدیلی عقیدہ کا خلا ہے۔ جو جناب مصری صاحب کے اس جوڑ کو محض مصنوعی اور کھینچ تان قرار دے کر ردّ کر رہا ہے۔

لیکن ہم اس جگہ جناب مصری صاحب کے اس جوڑ کو بالفرض محال مدنظر رکھ کر اب ضمیمہ براہین کی عبارت پر غور کرتے ہیں۔ جناب مصری صاحب کا جوڑ یہ ہے کہ ضمیمہ براہین احمدیہ میں نبی کے معنی بیان کرتے ہوئے لفظ نبی سے مراد حضرت مسیح موعودؑ کی توضیح مرام کی طرح محدث ہے اور گویا اس جواب میں سائل کو یہ بتانا مقصود ہے کہ امتِ محمدیہ کے مسیح موعود علیہ السلام کو محدث ہونے کی وجہ سے نبی کہا گیا ہے کیونکہ محدث جزئی نبوت رکھتا ہے اور ایک معنی سے اس پر نبی کا لفظ صادق آتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جواب کے الفاظ پر غور

آیئے اب ذرا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جواب کے الفاظ پر غور کریں۔ آپ سائل کو یہ جواب دیتے ہیں کہ اس نے نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کیا۔ "نبی کے صرف یہ معنی ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو اور شرف مکالمہ مخاطبہ سے مشرف ہو۔"

اب ہم اس عبارت میں نبی مقیّد بمعنی محدث فرض کرتے ہیں تو اس عبارت کے یہ معنی ہوئے کہ محدث خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا اور شرف مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہوتا ہے یہاں تک جناب مصری صاحب کی بات کچھ بنتی ہے۔ اب آگے چلئے حضور فرماتے ہیں:-

"شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں۔"

اس فقرہ نے مصری صاحب کے تمام استدلال کو پیوند خاک کر دیا ہے کیونکہ اس فقرہ میں نبی کے لفظ سے محدث مراد لینے سے اس فقرہ کا مفاد یہ ہوگا کہ محدث کے لئے شریعت کا لانا ضروری نہیں حالانکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ محض محدث کے لئے شریعت کا نہ لانا ضروری ہے۔ پس یہ فقرہ کہ **شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں** بتاتا ہے کہ جس نبی کی تعریف کی گئی ہے وہ شریعت لا بھی سکتا ہے اور نہیں بھی لاتا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس جگہ مطلق نبی کی تعریف ہی بیان ہو رہی ہے نہ کہ ایسے جزئی نبی کی جو محدث ہوتا ہے۔ کیونکہ مطلق نبی کی ہی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک تشریعی جو شریعت لاتا ہے اور دوسرا غیر تشریعی جو شریعت نہیں لاتا اور یہ دونو قسمیں مطلق نبی کی ہیں نہ محض محدث کی۔ اور یہ دونو قسم کے نبی اصطلاحی نبی ہیں۔

پھر اور آگے چلتے حضور فرماتے ہیں:۔

"اور نہ یہ ضروری ہے کہ وہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو"

اس فقرہ کا مفاد یہ ہوا کہ نبی جس کی تعریف کی جا رہی ہے اس کے لئے صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہونا یعنی خود شارع نبی ہونا ضروری نہیں۔ یعنی وہ صاحب شریعت نبی بھی ہو سکتا ہے اور تابع نبی بھی ہو سکتا ہے۔ حالانکہ محض محدث تو صرف صاحب شریعت کا متبع اور امتی ہی ہوتا ہے۔ محض محدث تو صاحب شریعت ہوتا ہی نہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فقرہ بھی بتاتا ہے کہ یہ مطلق نبی کی تعریف بیان ہو رہی ہے جو صاحب شریعت رسول کا متبع بھی ہو سکتا ہے اور غیر متبع بھی۔ محض محدث کے لئے تو قطعی طور پر کسی نبی کا متبع ہونا ہی ضروری ہے۔ اگر اس جگہ نبی بمعنی محدث کی تعریف مقصود ہوتی تو یہ فقرہ یوں ہوتا کہ اس کے لئے صاحب شریعت رسول کا متبع ہونا ضروری ہے۔

جناب مصری صاحب! اس سیاق عبارت سے آفتاب نصف النہار کی طرح ثابت ہو رہا ہے کہ اس جگہ مقید نبی بمعنی محض محدث کی تعریف بیان کر کے مسیح موعود کو محدث ثابت کرنا مقصود نہیں بلکہ مطلق نبی کی تعریف بیان کر کے یہ ثابت کرنا مقصود ہے کہ مطلق نبی کے لئے امتی ہونے میں کوئی حرج نہیں۔ چنانچہ اسی لئے آپ نے یہ تعریف نبوت درج کرنے کے بعد تحریر فرمایا ہے:۔

"پس ایک امتی کو ایسا نبی قرار دینے سے کوئی محذور لازم نہیں آتا"

یعنی ایسا نبی قرار دینے میں جس کے لئے شریعت کا لانا یا تابع نہ ہونا ضروری نہیں

یہ مطلق نبی ہی ہو سکتا ہے نہ کہ محض محدث جس کے لئے اس کے برخلاف شریعت کا نہ لانا ضروری ہے اور دوسرے نبی کا تابع ہونا ضروری ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس عبارت کا مفاد یہ ہے کہ مسیح موعود نبوت مطلقہ کا حامل ہوگا اور اس کی نبوت مطلقہ امتی کی قید کے ساتھ مقید ہوگی۔ لہذا حدیثوں میں مسیح موعود کے لئے نبی اللہ اور امتی کے دونو لفظ صادق آئیں گے اور اس کی نبوت بھی ناقص نہ ہوگی۔ اور وہ صاحب شریعت نبی یا مستقل نبی بھی نہیں ہوگا۔

سچے دین سے مراد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اگلی عبارت "وہ دین دین نہیں ہے اور نہ وہ نبی نبی ہے جس کی متابعت سے انسان خدا تعالیٰ سے اس قدر نزدیک نہیں ہو سکتا کہ مکالمات الہیہ سے مشرف ہو سکے۔ سو ایک امتی کو اس طرح کا نبی بنانا سچے دین کی ایک لازمی نشانی ہے" کی تشریح میں اپنے ایک مضمون میں کر چکا ہوں۔ اسکے اعادہ کی اس جگہ حاجت نہیں۔ اس جگہ صرف اتنا لکھ دینا ہی کافی ہے کہ سیاق کلام کے لحاظ سے اس جگہ سچے دین سے مراد اسلام ہے اس سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ ہر سچا دین جو اسلام سے پہلے آیا۔ امتی کو اسی طرح کا نبی بنا دیا کرتا تھا۔ جس طرح مسیح موعود نبی ہیں۔ مگر مصری صاحب اس عبارت سے یہی مراد لیتے ہیں کہ ہر سچا دین امتی نبی بناتا رہا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دین کی یہ کوئی خصوصیت نہیں چنانچہ وہ لکھتے ہیں:۔

"حضرت اقدس کی مندرجہ بالا تحریر کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے دل سے فتویٰ پوچھیں کہ کیا ان کا یہ اعتقاد حضرت اقدس کے مسلک کے مطابق ہے کہ امتی نبی بنانا صرف حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے"

دل کا فتوے

جناب مصری صاحب میرے دل کا فتویٰ سن لیں کہ اس جگہ سیاق کلام کے لحاظ سے سچے دین سے مراد صرف اسلام ہے۔ اور اس جگہ بعض غیر احمدیوں کے اسلام کے متعلق اس تصور کو ذکر کرنا مقصود ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد مکالمہ مخاطبہ الہیہ کا دروازہ بند ہے حضرت مسیح موعود ان کے اس تصور کو جھوٹا قرار دے رہے ہیں اور اپنا تصور سچے دین اسلام کے متعلق یہ بیان فرما رہے ہیں۔

"سو ایک امتی کو اس طرح کا نبی بنانا سچے دین کی لازمی نشانی ہے"

یعنی اسلام کی لازمی نشانی ہے۔ خدا شاہد ہے کہ میرا دل اس عبارت کے متعلق یہی فتوے دیتا ہے اور میرے دل کا یہ فتویٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے عین مطابق ہے۔ چنانچہ آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شانِ ختم نبوت کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

"بجز اس کے (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے) کوئی نبی صاحب خاتم نہیں ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے۔"

(حقیقۃ الوحی ص۲۸)

اب اس کے سامنے یہ عبارت رکھکر دیکھیں کہ:۔

"ایک امتی کو اس طرح کا نبی بنانا سچے دین کی لازمی نشانی"

تو کیا حقیقۃ الوحی کی عبارت سے ظاہر نہیں کہ امتی نبی صرف صاحب خاتم نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مہر نبوت سے ہی بن سکتا ہے کسی اور نبی کے ذریعہ جو صاحب خاتم نہ ہو نہیں بن سکتا۔ کیا اس عبارت کی موجودگی میں مصری صاحب کا دل صاف یہ فتویٰ دینے کے لئے تیار نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک ایک ہی نبی ایسا ہوا ہے جو صاحب خاتم ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے۔ پس اسلام سے پہلے اور کوئی سچا دین ایسا نہ تھا جو امتی کو نبی بناتا ہو۔ اگر اسلام سے پہلے کسی سچے دین کی یہ لازمی نشانی ہوتی کہ وہ امتی کو نبی بناتا تو اس سچے دین کو لانے والا نبی بھی صاحب خاتم ہوتا اور خاتم النبیین ہونا ان معنوں میں کہ آپ کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مخصوص وصف نہ رہتا۔ پس چونکہ یہ وصف صرف اور صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مخصوص ہے۔ اس لئے لازماً اس عبارت میں سچے دین سے مراد حقیقی اسلام ہے لا غیر۔ فتدبر ولا تکن من الغافلین۔

مصری صاحب کا غلط نتیجہ

جناب مصری صاحب نے ضمیمہ براہین احمدیہ میں درج شدہ تعریف نبوت کے بعد کے بعض فقرات یوں نقل کئے ہیں:۔

"ورنہ اگر نبی کے صرف (صرف کا لفظ یاد رکھیں ناقل) یہ معنی کئے جائیں اللہ جلشانہ اس سے مکالمہ مخاطبہ رکھتا ہے اور بعض اسرار غیب کے اس پر ظاہر کرتا ہے تو اگر ایک امتی ایسا نبی ہو جائے تو اس میں حرج کیا ہے مخصوصاً جبکہ خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں اکثر جگہ یہ امید دلائی ہے کہ ایک امتی شرف مکالمہ مخاطبہ الہیہ سے مشرف ہو سکتا ہے اور خدا تعالےٰ کو اپنے اولیاء سے مکالمات اور مخاطبات ہوتے ہیں"

یہ الفاظ نقل کرنے کے بعد مصری صاحب لکھتے ہیں:۔

"اب ہمارے بھائی دیکھ لیں کہ کس وضاحت سے امتی نبی کو جماعت اولیاء کا فرد قرار دیا گیا ہے اور کس وضاحت سے فرمایا ہے کہ مکالمات و مخاطبات الہیہ حاصل کرنے والے جماعت اولیاء کے فرد ہیں کیا اس سے زیادہ واضح نقش بھی ہو سکتی ہے۔

انصاف۔ انصاف۔ انصاف

اب مصری صاحب انصاف کی بات سنیں اس عبارت میں تین باتیں بیان ہوئی ہیں۔

اوّل۔ یہ کہ امتی کے ایسا نبی ہو جانے میں کوئی حرج نہیں کہ وہ مکالمہ مخاطبہ الہیہ سے مشرف ہو اور اس پر بعض اسرار غیب کے ظاہر ہوں۔

دوم۔ یہ کہ قرآن شریف نے امید دلائی ہے کہ امتی مکالمہ مخاطبہ الہیہ سے مشرف ہو سکتا ہے

سوم:۔ یہ کہ خدا تعالےٰ کو اپنے اولیاء یعنی پیاروں سے مکالمات و مخاطبات ہوتے ہیں

بعد کی دو باتیں اس پہلی بات کو ثابت کرنے کے لئے پیش کی گئی ہیں کہ امتی کے ایسا نبی ہونے میں کوئی حرج نہیں جو شرف مکالمہ مخاطبہ رکھے اور اسرار غیبیہ پر اطلاع پائے۔ یعنی نہ شارع نبی ہو نہ مستقل نبی ہو۔

چونکہ ایسا نبی بھی امت میں ہو سکتا ہے جب کہ مکالمہ مخاطبہ سے امتی مشرف ہو سکتا ہو۔ اس لئے اس کی دلیل میں دو باتیں یوں پیش کی ہیں اوّل قرآن مجید مکالمہ مخاطبہ الہیہ سے مشرف ہونے کی امتی کو امید دلاتا ہے۔ دوم۔ صرف یہی نہیں کہ قرآن شریف اس کی امید دلاتا ہے بلکہ عملاً بھی اس کا ثبوت امت میں موجود ہے کہ خدا تعالےٰ کے اپنے اولیاء سے مکالمات و مخاطبات ہوتے ہیں اس بحث کا نتیجہ یہ ہے کہ امت محمدیہ کے اولیاء اللہ میں سے کسی کے لئے اس حد تک مکالمہ مخاطبہ اور اسرار غیبیہ کا پانا ممکن ہے کہ وہ نبی ہو جائے پس وہ نبی قبل از نبوت محض ولی ہوتا ہے اور بعد از نبوت اولیاء کے زمرہ کا بھی فرد ہوگا۔ کیونکہ ہر نبی ولی بلکہ خاتم الاولیاء ہوتا ہے اور انبیاء کے زمرہ کا بھی نبی ہو جانے کی وجہ سے فرد ہوگا۔ یہ بات مصری صاحب خود اپنے پہلے مضمون میں مان چکے ہیں کہ امت محمدیہ میں خدا کی طرف سے نبی کا نام پانے والا ظلی نبوت کے وصف کو انتہائی کمال پر پانے کی وجہ سے صرف ایک ہی شخص ہوا ہے جو مسیح موعودؑ ہیں۔ اور آپ نے حقیقۃ الوحی ص۳۹۱ پر اسکی وجہ یہ بتائی ہے (باقی ص۸ پر)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ (۱) مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دئے گئے ہیں۔ وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں۔ (اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۳۳۴۸:۔ میں سی پی علی کٹی ولد محی الدین صاحب کٹی قوم موپلہ پیشہ ملازمت عمر ۴۷ سال تاریخ بیعت ۳۵/۴۵ ۲۳ ساکن پینگاڈی ڈاکخانہ خاص ضلع کنانور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶۲ ۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے (۲) میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت دفتر وقف جدید کی طرف سے -/۵۵ روپے ماہوار ملتا ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی آمد نہیں ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی آمد یا جائداد پیدا کروں تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جو بھی جائداد ہو اس کے دسویں حصہ کی بھی وصیت کرتا ہوں۔ اگر کوئی رقم حصہ جائداد میں ادا کروں۔ تو وہ وصیت کردہ جائداد سے مجرا کی جائے گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ میرے مرنے پر جو بھی جائداد ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ العبد سی پی علی کٹی ولد محی الدین کٹی سکنہ پینگاڈی حال قادیان ۱۲/۶۲ ۲۴۔ گواہ شد قریشی محمد شفیع عابد درویش قادیان موصی ۹۲۹۲ گواہ شد ایم عبدالسلام ولد کے محمد کنیو صاحب تیولہ کرا کیرالہ ۱۲/۶۲ ۲۴

مسل نمبر ۱۳۳۵۲:۔ میں حبیبہ خاتون زوجہ خلیل الدین احمد خان قوم سید پیشہ خانہ داری عمر تیس ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پدنیداڈالی Narisso ضلع Puri صوبہ Orissa بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶۳ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے۔ (۱) طلائی ہار ایک عدد وزن ڈیڑھ تولہ قیمت موجودہ -/۱۸۰ روپے (۲) کان کے ایرنگ دو عدد طلائی وزن چھ ماشہ قیمت موجودہ -/۶۰ روپے (۳) انگوٹھی طلائی ایک عدد وزن اڑھائی ماشہ قیمت -/۳۰ روپے (۴) ہاتھ کے کڑے دو عدد طلائی وزن ایک تولہ ساڑھے سات ماشہ قیمت -/۱۸۱ روپے (۵) ناک کا بیسر طلائی ایک عدد (۶) ناک کا بولاک طلائی ایک عدد قیمت -/۳۰ روپے (۷) ناک کے پھول دو عدد طلائی قیمت -/۱۲ روپے (۸) چاندی کے پازیب دو عدد وزن دس تولہ قیمت -/۱۲ روپے (۹) ایک عدد کھاٹ قیمت -/۱۰۰ روپے (۱۰) ایک عدد الماری قیمت -/۴۰ روپے (۱۱) ایک عدد ٹیبل قیمت -/۸ روپے (۱۲) ایک عدد کرسی قیمت -/۴ روپے (۱۳) برتن قیمتی -/۴۰ روپے (۱۴) ٹرنک سوٹ کیس۔ بکس قیمت -/۲۰ روپے۔ (۱۵) میرے خاوند نے مہر مبلغ ۱۵۰ روپے کے عوض ایک ایکڑ زمین دی ہے۔ قیمت موجودہ -/۲۰۰۰ روپے۔ کل میزان -/۲۷۸۰ روپے۔ میں اپنی ساری جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ میرے شوہر مجھے جیب خرچ کے طور پر -/۵ روپے ماہوار دیتے ہیں۔ اسکی بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ آئندہ بھی میں جو جائداد یا آمد پیدا کروں اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی الامتہ سیدہ حبیبہ خاتون گواہ شد خلیل الدین احمد خاں خاوند موصیہ۔ گواہ شد احقر سید منظور احمد احمدی والد موصیہ

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم چوہدری شیر محمد صاحب جھنگ صدر سے مبلغ -/۱۰ روپے چندہ برائے تعمیر مساجد ممالک بیرون ادا کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"میرے بڑے لڑکے عزیزم مختار احمد کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ اس خوشی میں میں نے مقامی سیکرٹری مال صاحب کے پاس دس روپے مساجد کے لئے دیدئے ہیں عزیزم کی بڑی لڑکی بعارضہ فالج پانچ سال سے بیمار ہے۔ اس کی صحت کے لئے دعا فرمادیں"۔

قارئین کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب موصوف کے نومولود پوتے کو صحت اور تندرستی کے ساتھ لمبی عمر دیکر والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ اور ان کی پوتی کو جو عرصہ پانچ سال سے بیمار ہے۔ کامل و عاجل شفا بخشے۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

(۲) ہم طالبات کلاس دہم نصرت گرلز ہائر سیکنڈری سکول ربوہ۔ بزرگوں اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں امتحان میں کامیابی کے لئے عاجزانہ طور پر دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

خاکسارہ امتہ الکریم رفعت طالبہ دہم بی نصرت گرلز ہائر سیکنڈری سکول ربوہ

انصار اللہ اور کام کرنیوالی زندگی

تاریخ کے اوراق شاہد ہیں کہ اگر محض مادی انقلابات پر ہی نظر دوڑائی جائے تو یہ صاف نظر آتا ہے کہ ایسے داعیوں کے اندر ایک غیر معمولی جذبہ کار فرما تھا۔ جو عام آدمی کی نظر میں "دیوانگی" سے موسوم ہوتا ہے۔ مگر ہماری تو دنیا ہی اور ہے ہم نے مادی نہیں بلکہ دلوں کی زمین میں تبدیلی پیدا کرنی ہے جس کی حدیں وسیع تر بلکہ غیر محدود ہیں گویا مادی دنیا کے انقلابات کو اس سے دور کی بھی نسبت نہیں۔ اس کے نتیجہ میں شر کی قوتیں ہمیشہ کے لئے دب جائیں گی اور خیر کے غلبہ کا زمانہ قیامت تک چلا جائے گا۔ سو ایسے عظیم اور ارفع و اعلیٰ مقصد کے لئے جس غیر معمولی ولولہ جذبہ اور کام کرنے والی روح کی ضرورت ہے وہ محض اس کے فضل خاص سے ہی نصیب ہو سکتی ہے اور اس سے نوازے جانے کے لئے بہترین ذریعہ دعا ہے۔ لہٰذا نیک مقصد کے حصول کے لئے دعا کا بھی ہر رکن انصار اللہ کا فرض ہے ـــــ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

(نائب قائد ایثار و مال)

۳۔ میرا لڑکا مبشر احمد طاہر انجینئرنگ مکینیکل سال دوم میں فرسٹ ڈویژن میں پاس ہو گیا ہے۔ احباب اس کی مزید دینی دنیاوی ترقیات کے لئے دعا کریں۔ (صوفی عطا محمد)

۴۔ میری بڑی ہمشیرہ بتول بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری فضل الرحمٰن صاحب اسلم بہت بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(شیخ شریف احمد لودھراں ضلع ملتان)

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

• ڈھاکہ ۱۲ر مارچ۔ قومی اسمبلی میں کل آسام اور تری پورہ سے مسلمانوں کے اخراج پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے یہ مطالبہ کیا گیا کہ بھارتی مسلمانوں سے اس بدسلوکی کے مسئلہ کو اقوام متحدہ میں پیش کیا جائے ارکان اسمبلی نے یہ مطالبہ بھی کیا کہ مشرقی پاکستان پر متروکہ جائیداد کے قانون کا اطلاق کرتے ہوئے متروکہ جائیداد سرکاری تحویل میں لے کر اسے مہاجرین میں تقسیم کر دیا جائے۔

• لندن ۱۲ر مارچ۔ اب یہ بات صاف ظاہر ہوتی جا رہی ہے کہ بھارت مسئلہ کشمیر پر مذاکرات کو نقصان پہنچانے کے لئے پاکستان اور چین میں سرحدی سمجھوتہ سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ روزنامہ مانچسٹر گارڈین کے نامہ نگار مقیم نئی دہلی نے بھارتی حکومت کے ان ارادوں کی تصدیق کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مسئلہ کشمیر پر مذاکرات کا چوتھا دور یہ کمزور پہلو لئے ہوئے شروع ہو رہا ہے کہ نہ صرف پہلے تین دور تصفیہ کے لئے راہ صاف کرنے میں ناکام رہے ہیں بلکہ پاکستان اور چین میں سرحدی سمجھوتہ کے بعد بھارت کی نظروں میں پاکستان کے مقاصد مشکوک ہو گئے ہیں۔

• دمشق ۱۲ر مارچ۔ کل یہاں شام اور عراق کی حکومتوں کے ایک مشترکہ اعلان میں یہ تجویز پیش کی گئی کہ شام عراق متحدہ عرب جمہوریہ، یمن اور الجزائر کی فوجوں کی ایک مشترکہ کمان قائم کی جائے اور کسی ملک میں گڑبڑ کی صورت میں ان فوجوں کو ایک دوسرے کے ملک میں جانے کی اجازت ہو۔ یہ اعلان عراق کے ایک سرکاری وفد اور شام کے نئے وزیراعظم صالح بیطار میں مذاکرات کے بعد جاری کیا گیا۔ اعلان میں ان ملکوں کی ایک مشترکہ سیاسی کمان کی تجویز بھی پیش کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ عرب اتحاد کو مستحکم کرنے کے لئے مشترکہ پالیسی اختیار کی جائے

• لاہور ۱۲ر مارچ۔ مغربی پاکستان کا ضمنی بجٹ ۱۵ ار ۱۶ر مارچ کو صوبائی اسمبلی میں زیر بحث آئے گا۔ صوبائی مشترک فنڈ کے اخراجات پر بحث اور تازہ اخراجات سے متعلقہ مطالبات زر پر رائے شماری کے لئے ۱۹ ار ۲۰ر مارچ کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس سے پہلے بجٹ پیش کرنے کے لئے ۱۲ر مارچ کی تاریخ مقرر کی گئی تھی۔

• موگادشو ۱۲ر مارچ، سومالی کے وزیراعظم مسٹر عابدی رشید علی شرمرکے نے کل صبح اعلان کیا کہ حکومت نے کینیا کے شمالی سرحدی ضلع کے بارہ میں برطانوی پالیسی کی بنا پر برطانیہ سے سفارتی تعلقات منقطع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

• عمان ۱۲ر مارچ۔ مکہ ریڈیو اور کویت ریڈیو کی نشریات کے مطابق سعودی عرب اور کویت نے شام کی نئی حکومت کو تسلیم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ کویت نے یمن کی جمہوری حکومت کو بھی تسلیم کرنے کا اعلان کیا ہے

بقیہ صفحہ ۵

کہ پورے طور پر مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ مشتمل برامور غیبیہ کا شرف ساری امت میں سے صرف آپ نے ہی پایا ہے۔ اس لئے نبی کا نام پانے کے لئے صرف آپ ہی مخصوص کر دیں۔ دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں گئی۔ (مفہوم)

پھر آگے فرماتے ہیں :۔

"اگر دوسرے صلحاء جو مجھ سے پہلے گذر چکے ہیں وہ بھی اسی قدر مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ اور امور غیبیہ سے حصہ پا لیتے تو نبی کہلانے کے مستحق ہو جاتے۔ اس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی میں ایک رخنہ واقع ہو جاتا کیونکہ احادیث صحیحہ میں لکھا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا۔" (حقیقۃ الوحی ص ۳۹۱)

سن لیں جناب مصری صاحب! یہ ہے انصاف کی بات اب آپ کی مرضی ہے خواہ اسے مانیں یا نہ مانیں

مانیں نہ مانیں آپ کو یہ اختیار ہے
ہم نیک و بد جناب کو سمجھائے جاتے ہیں

کلکتہ میں مسئلہ کشمیر پر مذاکرات کا چوتھا دور شروع ہو گیا

میں معقول اور منصفانہ تصفیہ کی امید لیکر آیا ہوں۔ (بھٹو)

کلکتہ ۱۳ مارچ۔ پاکستان اور بھارت میں مسئلہ کشمیر پر مذاکرات کا چوتھا دور کل یہاں شروع ہو گیا۔ دونوں ملکوں کے نمائندوں میں کل تیسرے پہر دراج بھون میں پچاس منٹ تک بات چیت ہوئی۔ پاکستانی وفد کے لیڈر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کل مغربی بنگال کے گورنر اور وزیراعلے سے ملاقات کی۔ پاکستان اور بھارت کے نمائندوں میں بات چیت کا پہلا دور پچاس منٹ کی ایک ملاقات سے شروع ہوا۔ یہ بات چیت صوبائی گورنر کی قیام گاہ دراج بھون میں شروع ہوئی۔ دونوں ملکوں کے نمائندے اسی جگہ قیام پذیر ہیں۔ اس کا مقصد یہ بھی ہے کہ ایک دوسرے سے ملاقات کرنے میں آسانی رہے اور وقت کی بچت ہو قبل ازیں مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کلکتہ کے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے ایک ملاقات میں کہا کہ میں مسئلہ کشمیر کے ایک معقول اور منصفانہ تصفیہ کی امید لے کر آیا ہوں آپ نے کہا یہ مسئلہ ایک عرصہ سے تصفیہ طلب ہے اور اس کو حل کرنے کے لئے مصالحت خیرسگالی کے جذبات کی ضرورت ہے۔ بھارتی وفد کے سربراہ سردار سورن سنگھ نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ ہمارے ان مذاکرات کا مقصد ایک ایسا منصفانہ اور باوقار حل تلاش کرنا ہے جو دونوں ملکوں کے لئے قابل قبول ہو۔ آپ نے کہا قبل ازیں ہماری بات چیت بڑے خوشگوار ماحول میں ہوئی ہے۔ اور اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ اختلافات کو کم کیا جائے تاکہ اس مسئلہ کا کوئی حل نکالا جا سکے

بھارت میں برطانوی ہائی کمشنر نے کل کلکتہ میں پاکستان اور بھارت کے وفود کے سربراہوں سے الگ الگ ملاقات کی۔ بھارت میں امریکی سفیر مسٹر گالبرتھ بھی کلکتہ پہنچ گئے ہیں۔

پاکستان نے بھارتی تجویز مسترد کر دی

کلکتہ ۱۳ مارچ۔ پاکستان اور بھارت کے نمائندوں میں کل چار بجے سہ پہر مسئلہ کشمیر پر بات چیت شروع ہوئی کل ملاقات میں وادی کشمیر کی جغرافیائی پوزیشن زیر بحث آئی کراچی کانفرنس کے دوران بھارت نے کشمیر کو موجودہ خط متارکہ جنگ میں معمولی تبدیلیوں کی بنیاد پر تقسیم کرنے کی جو تجویز پیش کی تھی، پاکستان نے کل وہ مسترد کر دی پاکستان نے کہا ہے کہ جموں کا سارا علاقہ بھی اسے ملنا چاہیئے ادھر بھارت کی کوشش ہے کہ وادی کشمیر اور لداخ کے ساتھ جموں بھی اس کے قبضہ میں رہے معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ اور امریکہ بدستور دباؤ ڈال رہے ہیں کہ بات چیت نہ ٹوٹے فریقین بڑی احتیاط سے کام لے رہے ہیں لیکن وہ تصفیہ کے بارے میں پرامید نہیں ہیں مزید معلوم ہوا ہے کہ پاکستان اور چین میں سرحدی سمجھوتہ کے بارے میں امریکہ اور برطانیہ کا رویہ خلاف توقع اب حقیقت پسندانہ ہوتا جا رہا ہے۔

افغانستان کے وزیر خارجہ سردار محمد نعیم

کو بھی الگ کر دیا جائے گا

پشاور ۱۳ مارچ۔ سرحد پار سے موصول ہونے والی خبروں کے مطابق افغانستان کے وزیر خارجہ سردار محمد نعیم کو عنقریب الگ کر دیا جائے گا اور ظاہر شاہ اپنے بڑے فرزند شاہزادہ احمد شاہ کو ان کی جگہ وزیر خارجہ مقرر کریں گے

سردار نعیم افغانستان کے وزیراعظم سردار محمد داؤد کے چھوٹے بھائی ہیں۔ خیال ہے کہ سردار محمد داؤد کے مستعفی ہونے کے بعد اب کابینہ میں زبردست تبدیلیاں کی جائیں گی اور امریکہ کے حامیوں کو شامل کیا جائے گا۔ اس بات کا بھی اندیشہ ہے کہ سردار داؤد فوج کی مدد سے شاہ ظاہر کا تختہ الٹ دیں گے اور ملک میں ڈکٹیٹرشپ قائم ہو جائے گی۔ بتایا جاتا ہے کہ سردار داؤد کو فوج کی حمایت حاصل ہے۔ ظاہر شاہ موسم گرما میں امریکہ کا دورہ کرنے والے ہیں۔ سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ افغانستان میں نئی تبدیلی کا اثر خوشگوار ہوگا۔ اس امر کا امکان ہے کہ پاکستان اور افغانستان کے تعلقات دوبارہ بحال ہو جائیں گے۔

عراقی حکومت اور کردوں میں مفاہمت

بیروت ۱۳ مارچ۔ کرد رہنما مصطفےٰ برزانی نے عراقی حکومت کی یہ تجویز اصولی طور پر منظور کر لی ہے کہ عراق کے کرد علاقہ میں نظم و نسق کی مرکزیت ختم کر دی جائے۔ مصطفےٰ برزانی نے موجودہ جنگ بندی کو اس وقت تک جاری رکھنے پر بھی آمادگی ظاہر کر دی ہے جب تک اس منصوبہ کی تمام تفصیلات طے نہیں ہو جاتیں اس امر کا انکشاف عراقی کردستان کی ڈیموکریٹک پارٹی کے نمائندہ صلاح عبداللہ یوسفی نے کل رات بغداد میں کیا مسٹر یوسفی نے یہ بھی بتایا کہ مرکزیت کو ختم کرنے سے متعلق تفصیلات طے کرنے کے لئے جو کمیٹی قائم کی جائے گی۔ اس میں کردوں کے نمائندے بھی شامل ہوں گے۔ ادھر بغداد ریڈیو نے گذشتہ رات اعلان کیا کہ عراقی حکومت نے ان تمام کردوں کی سزائیں معاف کرنے کا حکم جاری کیا ہے جنہیں ۹ ستمبر ۱۹۶۱ء کو شمالی عراق میں کردوں کی بغاوت کے بعد سزا دی گئی تھی۔

غیر ممالک جانے والے پاکستانیوں سے زرمبادلہ کی آمدنی

کراچی ۱۳ مارچ۔ پاکستانی باشندوں سے جو ملازمت وغیرہ کے سلسلہ میں غیر ممالک جاتے ہیں حکومت پاکستان کو ہر سال ایک لاکھ روپے کے زرمبادلہ کی آمدنی ہوتی ہے گذشتہ سال تیرہ سو سے زائد پاکستانی بحری جہازوں میں مختلف ایشیائی اور افریقی ممالک میں گئے۔ اس کے علاوہ ستر ہزار نو سو افراد استثناء کے سرٹیفکیٹ پر مختلف ممالک کو روانہ ہوئے گذشتہ سال پاکستانی زیادہ تر خلیج فارس کے ممالک برطانوی مشرقی افریقہ۔ شمالی بورنیو اور جزائر مالدیپ گئے ان ممالک میں مختلف کاموں کے ماہر پاکستانیوں کی بڑی مانگ ہے۔ تاہم اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد مثلاً ڈاکٹروں اور انجنیئروں کی مانگ بہت کم رہی ہے۔ بعض افریقی ممالک نے وقتاً فوقتاً پاکستان سے اساتذہ بھرتی کرنے کی خواہش ظاہر کی مگر اس کے نتائج ابھی تک کوئی زیادہ حوصلہ افزا نہیں ہیں۔

بھارت کا سیکولرازم کا دعویٰ غلط ثابت ہوا ہے (صدر ایوب)

آسام کے ہزاروں مسلمانوں کا جبری انخلا افسوسناک بات ہے

کومیلا ۱۳ مارچ۔ صدر ایوب نے آسام اور تری پورہ سے مسلمانوں کے اخراج کو افسوسناک واقعہ قرار دیا اور کہا کہ اس سے بھارت کے سیکولر ریاست ہونے کے دعوےٰ کی تردید ہو گئی ہے۔ صدر نے جو کومیلا کے ہوائی اڈہ پر عوام سے مخاطب تھے کہا کہ بھارت کے برعکس پاکستان میں مختلف مذاہب کے لوگ امن و چین سے رہتے ہیں۔ صدر ایوب نے کل کومیلا کی دیہی اکیڈمی کا معائنہ کیا اور بنیادی جمہوریتوں کے چیئرمینوں سے ملاقات کی۔ انہوں نے چیئرمینوں سے کہا کہ آپ ان لوگوں کی باتوں پر توجہ نہ دیں۔ جو سابق سیاستدانوں کے آلہ کار ہیں اور جن کے دل میں ملک کے لئے محبت نہیں ہے۔

صدر نے کہا کہ بنیادی جمہوریتوں اور امداد باہمی کی تحریک کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ بنیادی جمہوریتوں کا مقصد بھی لوگوں میں اپنی مدد آپ کرنے کا جذبہ پیدا کرنا ہے۔ صدر نے کہا کہ مجھے مشرقی پاکستان سے بڑی محبت ہے۔ سیلاب کے زمانے میں حکومت کے سارے وسائل امدادی کاموں پر لگا دیئے گئے تھے۔ صدر نے مشرقی پاکستان کے عوام کو خراج عقیدت پیش کیا جنہوں نے سیلابوں، طوفانوں کا ہمت سے مقابلہ کیا۔ صدر کومیلا سے ڈھاکہ پہنچ گئے۔

مقبوضہ کشمیر میں طوفان باد و باراں

سری نگر ۱۳ مارچ۔ گذشتہ روز مقبوضہ کشمیر میں تین گھنٹے لگاتار بارش کے بعد برفباری ہوئی۔ گذشتہ رات پورے مقبوضہ کشمیر میں زبردست طوفان باد و باراں آیا۔ جس کے سبب بھارت کے دوسرے حصوں سے طیاروں کی آمد و رفت بند رہی پچھلے دو روز سے بھارت اور مقبوضہ کشمیر میں خراب موسم کی وجہ سے رسل و رسائل کے تمام ذرائع منقطع ہیں۔

چینی افواج تبت سے نکال دی جائیں گی

تبت کے روحانی پیشوا دلائی لامہ کا بیان

نئی دہلی ۱۳ مارچ۔ تبت کے دلائی لامہ نے ہفتہ کے روز یہاں ایک بیان میں تبتی عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ ظلم و تشدد کے خلاف اپنی سرگرمیاں جاری رکھیں اور اس عقیدہ پر قائم رہیں کہ فتح بالآخر سچائی کی ہوگی۔ دلائی لامہ نے یہ بیان تبت پر چینی اقتدار کی چوتھی سالگرہ کے موقع پر دیا انہوں نے کہا کہ ظلم کے بادل چھٹ گئے ہیں اور اب وقت آ گیا ہے کہ چینی افواج کو اس علاقہ سے نکل جانے پر مجبور کیا جائے۔ دلائی لامہ نے بھارت پر چینی حملہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ تمام دنیا نے چین کے اس اقدام کی مذمت کی ہے۔ جس میں تمام کمیونسٹ ممالک بھی شامل ہیں۔ امید ہے کہ چین کے حکمرانوں نے اس سے سبق حاصل کیا ہوگا اور وہ اس بات کو محسوس کر رہے ہوں گے کہ تبت کے مسئلہ کا پرامن حل بات چیت کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے۔ دلائی لامہ نے چین سے اپیل کی کہ وہ تبت کے علاقہ سے اپنی فوجوں کو نکال لے۔ تبت کے روحانی پیشوا نے اس موقعہ پر تبت کے نئے آئین کے نفاذ کا اعلان بھی کیا اور کہا کہ اس آئین میں تبتی عوام کو ان کی سماجی اور معاشی آزادی کا حق دیا گیا ہے۔ جب تبت آزاد ہو جائے گا۔ نیا آئین اسی وقت نافذ کر دیا جائے گا۔ ۲۴

شام ترکیہ کے تعلقات انتہائی کشیدہ ہو گئے

بیروت ۱۳ مارچ۔ شام اور ترکی کے تعلقات انتہائی کشیدہ ہو گئے ہیں اور کسی بھی وقت دونوں ملکوں کے سفارتی تعلقات ختم ہو سکتے ہیں ترکی نے اگرچہ شام کی نئی انقلابی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے مگر دمشق ریڈیو سے ترکی کے خلاف پروپیگنڈا جاری ہے۔ دمشق ریڈیو نے ترکی پر الزام لگایا ہے کہ وہ سرحدوں کی بار بار خلاف ورزی کر رہا ہے۔ انقلاب شام کے بعد ترکی اور شام کی سرحد پر کئی خونریز جھڑپیں ہوئیں۔ جن میں کئی فوجی ہلاک ہو گئے۔

بیروت ریڈیو نے القدرہ ریڈیو کے حوالے سے کہا ہے کہ ترکی ابھی تک ناظم القدسی کو شام کا آئینی سربراہ سمجھتا ہے۔ اور دلچسپ بات یہ ہے کہ نئی حکومت نے ان کی برطرفی کا ابھی کوئی اعلان جاری نہیں کیا۔ شام کی انقلابی کونسل نے ایک اعلیٰ سطح کا وفد قاہرہ۔ بغداد۔ الجزیرہ اور صنعاء بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وزیراعظم شام نے ایک نشری تقریر میں کہا ہے کہ یہ وفد عربوں میں قریبی تعاون کے بارے میں صلاح و مشورہ کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ شام اقوام متحدہ سے بدستور تعاون کرتا رہے گا اور اس کی اطلاع انہوں نے سیکرٹری جنرل اوتھان کو دے دی ہے۔

۴۴ یاد رہے کہ تبت کے معزول حکمران اور روحانی پیشوا دلائی لامہ چینی افواج کے حملہ کے وقت فرار ہو کر بھارت آ گئے تھے۔ اور اب تک بھارت کی پناہ میں ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵